



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: 1-26/AIMS

April 1, 2026

فکر و نظر

ایران، امریکہ اور اسرائیل کی حالیہ جنگ 2026: اسباب، قانونی حیثیت اور عالمی اثرات۔

طہ نذیر محقق، معلم، مصنف حیو، مین، کنیڈین اسوسی ایشن آف جرنلسٹ اینڈ میڈیا پرو فیشنل، ٹورنٹو، اونٹاریو، کینیڈا۔

<https://www.canadianjournalists.ca/>

اسرار احمد مدیر اعلیٰ، رسالہ آغاز، ادیب، صحافی، سماجی خدمتگار، سرگودھا، پنجاب، پاکستان۔

Running title: Iran nuclear program, military escalation dynamics, hybrid warfare strategy

Keywords: Iran US Israel War 2026, Middle East conflict 2026, preemptive strike doctrine

Correspondence: Taha Nazir PhD, Journalist Researcher and Worker. Thomson Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

Consent for publication: Author is agreed to publish this article.

خلاصہ

2026 کی ایران-امریکہ-اسرائیل جنگ جدید عالمی سیاست کا ایک اہم اور پیچیدہ واقعہ ہے جس نے بین الاقوامی قانون، ریاستی خود مختاری اور عالمی معیشت پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ یہ جنگ 28 فروری 2026 کو امریکہ اور اسرائیل کے مشترکہ فضائی حملوں سے شروع ہوئی، جن میں ایران کے

جوہری، فوجی اور حکومتی مراکز کو نشانہ بنایا گیا۔ اس کے جواب میں ایران نے میزائل اور ڈرون حملوں کے ذریعے رد عمل دیا اور آبنائے ہرمز کی بندش کی دھمکی دے کر عالمی تجارت اور توانائی کی فراہمی کو شدید متاثر کیا۔ اس طرح ایک علاقائی تنازعہ تیزی سے عالمی بحران میں تبدیل ہو گیا۔



اس جنگ کے اسباب کئی سالوں پر محیط کشیدگی کا نتیجہ تھے۔ ایران کے جوہری پروگرام پر عالمی خدشات، امریکہ اور ایران کے درمیان ناکام مذاکرات، اور اسرائیل و ایران کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی نے اس تنازعہ کی بنیاد رکھی۔ اس کے ساتھ ساتھ خطے میں پر کسی جنگوں اور مختلف گروہوں کی سرگرمیوں نے صورتحال کو مزید پیچیدہ بنایا۔ ان تمام عوامل نے مل کر ایک ایسا ماحول پیدا کیا جس میں جنگ کا آغاز تقریباً ناگزیر ہو گیا۔

اثر	واقعہ	تاریخ
جنگ کا آغاز	امریکہ و اسرائیل کے حملے	فروری 28 2026
کشیدگی میں اضافہ	ایران کا میزائل جواب	مارچ 2026
عالمی تجارت متاثر	آبنائے ہرمز بند	مارچ 2026
وقتی استحکام	عارضی جنگ بندی	اپریل 2026

امریکہ اور اسرائیل نے اپنے حملوں کو بین الاقوامی دفاعی اقدام قرار دیا، یعنی مستقبل میں ممکنہ خطرے کو روکنے کے لیے پہلے ہی کارروائی کرنا۔ تاہم اس موقف پر شدید اختلاف پایا جاتا ہے کیونکہ بین الاقوامی قانون کے مطابق کسی حملے کو صرف اسی صورت میں جائز سمجھا جاتا ہے جب خطرہ فوری اور واضح ہو۔ اس جنگ میں ایسے شواہد مکمل طور پر واضح نہیں تھے، جس کی وجہ سے یہ حملے قانونی لحاظ سے تنازعہ بن گئے۔



بین الاقوامی قانون ریاستی خود مختاری کو بنیادی حیثیت دیتا ہے، جس کے مطابق کسی بھی ملک کی سرحدوں اور سیاسی نظام کا احترام ضروری ہے۔ اقوام متحدہ کے اصولوں کے تحت طاقت کا استعمال محدود ہے اور صرف دفاع یا عالمی منظوری کی صورت میں جائز سمجھا جاتا ہے۔ اس جنگ میں دونوں طرف سے ایسے اقدامات کیے گئے جنہیں خود مختاری کی خلاف ورزی قرار دیا گیا، جس سے عالمی قانونی نظام پر سوالات اٹھے۔

نتیجہ	وضاحت	اصول
خلاف ورزی کی صورت میں تنازعہ	سرحدوں کا احترام	ریاستی خود مختاری
قانونی حدود	طاقت کے استعمال پر پابندی	اقوام متحدہ چارٹر
محدود اطلاق	حملے کے جواب کی اجازت	دفاع کا حق

اس تنازعہ نے کشیدگی کے ایک ایسے سلسلے کو جنم دیا جس میں ہر قدم اگلے مرحلے کو مزید سنگین بناتا گیا۔ پیشگی حملے کے بعد فوری جوابی کارروائی، پھر علاقائی سطح پر کشیدگی، اور آخر کار عالمی معاشی اثرات سامنے آئے۔

پیشگی حملہ → جوابی حملہ → علاقائی کشیدگی → معاشی دباؤ → عالمی بحران

اس جنگ کے عالمی اثرات نہایت وسیع تھے۔ تیل کی فراہمی متاثر ہونے سے قیمتوں میں شدید اضافہ ہوا، جس کے نتیجے میں مہنگائی میں اضافہ اور عالمی معیشت پر دباؤ بڑھا۔ سپلائی چین میں خلل پیدا ہوا اور خاص طور پر ترقی پذیر ممالک کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے ساتھ ساتھ عالمی طاقتوں کے درمیان کشیدگی میں اضافہ ہوا اور نئی جغرافیائی سیاسی صف بندیوں سامنے آئیں۔ انسانی سطح پر بھی اس جنگ کے اثرات نمایاں تھے، جن میں شہری ہلاکتیں، بنیادی ڈھانچے کی تباہی اور نقل مکانی شامل ہیں۔



یہ جنگ اس بات کی واضح مثال ہے کہ جدید دنیا میں تنازعات صرف فوجی نہیں رہتے بلکہ معاشی، سیاسی اور اطلاعاتی سطح پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ پیشگی حملے اگرچہ بعض حالات میں دفاعی حکمت عملی سمجھے جاتے ہیں، لیکن ان کے نتائج اکثر غیر متوقع اور خطرناک ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ بین الاقوامی قانون اور عملی سیاست کے درمیان فرق بھی نمایاں ہو جاتا ہے، جہاں طاقت کا استعمال اکثر قانونی اصولوں سے متصادم نظر آتا ہے۔

نتیجہ

آخر میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ 2026 کی ایران-امریکہ-اسرائیل جنگ نے عالمی نظام کی کمزوریوں کو بے نقاب کیا ہے۔ اس نے یہ ظاہر کیا کہ پیشگی حملے، خود مختاری کی خلاف ورزیاں، اور کشیدگی کا پھیلاؤ نہ صرف علاقائی بلکہ عالمی سطح پر عدم استحکام پیدا کرتے ہیں۔ مستقبل میں عالمی امن کے لیے ضروری ہے کہ بین الاقوامی قوانین کو مضبوط کیا جائے، سفارتی حل کو ترجیح دی جائے، اور طاقت کے استعمال کو محدود رکھا جائے تاکہ دنیا کو بڑے پیمانے پر بحرانوں سے بچایا جاسکے۔

سفارشات

بین الاقوامی تنازعات کے حل کے لیے سفارتی مذاکرات کو اولین ترجیح دی جانی چاہیے تاکہ جنگی تصادم سے بچا جاسکے۔ اقوام متحدہ اور دیگر عالمی اداروں کے کردار کو مضبوط بنایا جانا ضروری ہے تاکہ طاقت کے غیر قانونی استعمال کو روکا جاسکے۔ علاقائی سیکیورٹی فریم ورک کو بہتر بنایا جانا چاہیے تاکہ پر کسی جنگوں اور غیر ریاستی عناصر کی سرگرمیوں کو محدود کیا جاسکے۔ توانائی کے متبادل ذرائع کی ترقی کو فروغ دینا بھی ضروری ہے تاکہ عالمی معیشت تیل پر کم انحصار کرے۔ اس کے ساتھ ساتھ عالمی قوانین کی خلاف ورزی پر مؤثر احتسابی نظام قائم کیا جانا چاہیے۔

مستقبل کے مجوزہ تحقیقی موضوعات

مستقبل میں تحقیق کے لیے کئی اہم پہلو موجود ہیں جن میں پیشگی دفاع (Preemptive Strike) کی قانونی حیثیت اور اس کی حدود کا تفصیلی جائزہ شامل ہے۔ آبنائے ہرمز کی بندش کے عالمی معیشت پر طویل المدتی اثرات کا مطالعہ بھی نہایت اہم ہوگا۔ مشرق وسطیٰ میں پر کسی جنگوں کے عالمی

سیاست پر اثرات، توانائی کے بحران اور متبادل توانائی کی حکمت عملی، اور بین الاقوامی قانون اور عالمی طاقتوں کے درمیان تضادات کا تجزیہ بھی اہم تحقیقی موضوعات میں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ جدید جنگوں میں سائبر اور اطلاعاتی جنگ کے کردار اور عالمی اداروں کی کارکردگی اور اصلاحات کی ضرورت پر مزید تحقیق کی جاسکتی ہے۔

Reference:

- American Friends Service Committee. (2026, March 9). Analysis of the 2026 Iran war. Wikipedia. https://en.wikipedia.org/wiki/Analysis_of_the_2026_Iran_war
- Associated Press. (2026, March 1). How the AP decided to describe joint US-Israeli strikes on Iran, and why. <https://apnews.com/article/israel-united-states-iran-war-ap-style-aa89b7f21e35b73a11ad7afddd1ff185>
- Carnegie Endowment for International Peace. (2026, February 9). Escalation dynamics under the nuclear shadow—India's approach. <https://carnegieendowment.org/research/2026/02/escalation-dynamics-under-the-nuclear-shadow-indias-approach>
- China-U.S. Focus. (2026, March 13). U.S./Israel war against Iran violates international law and undermines global economic prospects. <https://www.chinausfocus.com/peace-security/usisrael-war-against-iran-violates-international-law-and-undermines-global-economic->
- Human Rights Watch. (2026, April 8). Questions and answers: US, Israel, Iran, and the laws of war. <https://www.hrw.org/news/2026/04/08/questions-and-answers-us-israel-iran-and-the-laws-of-war>
- Just Security. (2026, April 12). Over 100 international law experts warn: U.S. strikes on Iran violate international law. <https://www.justsecurity.org/135423/professors-letter-international-law-iran-war/>
- Modern Diplomacy. (2025, June 29). The legality of preemptive strike in international law. <https://moderndiplomacy.eu/2025/06/29/the-legality-of-preemptive-strike-in-international-law/>
- Nation of Change. (2026, April 1). The US-Israeli war on Iran is illegal. Here's why that matters. <https://www.nationofchange.org/2026/04/01/the-us-israeli-war-on-iran-is-illegal-heres-why-that-matters/>
- The Associated Press Stylebook. (2026). War in the Middle East topical guide. https://www.apstylebook.com/topical_most_recent



ادارتی بیان (Editorial Statement)

یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی معاون ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی مخزن اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

پری پرنٹ نوٹس (Preprint Notice)

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زیودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلیٹ فارمز پر بطور اشاعتی معائنہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور رعوامی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشاعتی جانکاری کچھ نہ مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔



© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.
License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to Aghaaz Info Media System (AIMS), include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).